حرمین میں مقتدی کا امام سے آگے ہونا

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

حرمین میں مقتدی کا نماز میں یا جنازہ میں امام سے آگے ہونا اگرچہ مجبوراً ہوتو اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ مستفتی: الطاف، کراچی

الجواب حامدًا و مصليًا

صورتِ مسؤلہ میں خانہ کعبہ کی چار جہتوں میں سے جس جہت کی طرف رُخ کرکے امام نماز پڑھا رہا ہے، اس جہت میں اگر کوئی مقتدی امام سے اتنی مقدار آگے بڑھتا ہے کہ اس کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہوجائے اور وہ کعبہ سے امام کی بنسبت زیادہ قریب ہوجائے تو ایسے مقتدی کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ اور وہ مقتدی حضرات جو اُس جہت پر نہیں جس جہت کی طرف امام رُخ کرکے نماز پڑھا رہا ہے، بلکہ دوسری جہات کی طرف ہیں، ان میں سے اگر کوئی مقتدی امام کی بنسبت کعبہ سے زیادہ قریب ہو تو ایسے مقتدی کی نماز صحیح اور درست ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

’’وإذا صلی الإمام فی المسجد الحرام تحلق الناس حول الکعبة وصلوا صلٰوة الإمام فمن کان منهم أقرب إلٰی الکعبة من الإمام جازت صلٰوتهٗ إذا لم یکن فی جانب الإمام کذا فی الهدایة۔‘‘ (ومما یتصل بذلک الصلٰوۃ فی الکعبۃ، ج:۱،ص:۶۵، طبع: رشیدیہ)

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’(قولهٗ إن لم یکن فی جانبه) أما إذا کان أقرب إلیها الإمام فإن کان متقدما علٰی الإمام بحذائه فیکون ظهرهٗ إلٰی وجه الإمام .... أو کان علٰی یمین الإمام أو یساره تقدما علیه من تلک الجهة ویکون ظهره إلٰی الصف الأول الذی مع الإمام ووجههٗ إلٰی الکعبة فلایصح اقتداءهٗ لأنه إذا کان متقدمًا علیه لایکون تابعًا لهٗ۔‘‘ (الصلٰوۃ فی الکعبۃ، ج:۲،ص:۵۵۵، طبع: سعید)

حاصل یہ ہے کہ حرمین بالخصوص حرم مکی میں جو مقتدی عام نماز یا جنازہ کی نماز میں امام کی جہت سے امام سے ذرا بھی آگے ہوں گے ان کی نماز فاسد ہوگی۔ مقتدیوں کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے، بالخصوص موجودہ وقت میں بعض ائمہ کعبہ سے دور چبوترے میں کھڑے ہوتے ہیں، اس حالت میں جو لوگ امام کے آگے ہوں گے ان کی نماز بلا شبہ فاسد اور واجب الاعادہ ہوگی۔

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	شعیب عالم	طٰہٰ امین

تخصص فقہ اسلامی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

دعاؤں کی جگہ دُرود سے مسائل کا حل

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ پر دُرود زیادہ بھیجا کروں (یعنی اللہ تعالیٰ سے آپ پر صلوٰۃ کی استدعا زیادہ کیا کروں) آپ مجھے بتادیجیے کہ اپنی دعا میں کتنا حصہ آپ پر صلوٰۃ کے لیے مخصوص کروں؟ (یعنی میں اپنے لیے دعا کرنے میں جو وقت صَرف کیا کرتا ہوں، اس میں سے کتنا آپ پر صلوٰۃ کے لیے مخصوص کردوں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا کہ: میں اس وقت کا چوتھائی حصہ آپ پر صلوٰۃ کے لیے مخصوص کردوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اور زیادہ کردو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کیا: تو پھر میں آدھا وقت اس کے لیے مخصوص کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو کردو اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کیا: تو پھر میں اس میں سے دوتہائی وقت آپ پر صلوٰۃ کے لیے مخصوص کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو کردو اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے خیر ہی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا: پھر تو میں اپنی دعا کا سارا ہی وقت آپ پر صلوٰۃ کے لیے مخصوص کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری ساری فکروں اور ضرورتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی جائے گی۔ (یعنی تمہارے سارے دینی و دنیاوی مہمات غیب سے انجام پائیں گے) اور تمہارے گناہ وقصور معاف کردیئے جائیں گے۔''

(جامع ترمذی، بحوالہ معارف الحدیث)